لکھا جاچکا ہے۔ اب اتنا لکھنا کافی ہوگا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن مجید کو اس کی اصل اسپرٹ اور اس کے لب ولہجہ کی رعایت کے ساتھ سمجھنے میں ایک تعلیم یافتہ شخص کو جو مدد اس سے ملتی ہے وہ (مولوی نذیر احمد دہلوی کے ترجمہ کو مستثنیٰ کر کے) اردو کی کسی تفسیر اور کسی ترجمہ سے نہیں مل سکتی۔ علاوہ ازیں اس جلد میں اصحاب کہف اور ذوالقرنین سے متعلق جو محققانہ بحث ہے وہ اس کی قبا کا تکمۂ زریں ہے۔

مقالاتِ سلیمان جلد سوم مرتبہ شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی۔ تقطیع متوسط ضخامت ٤١٩ صفحات کتابت، وطباعت بہتر قیمت درج نہیں۔ پتہ:۔ دار المصنفین اعظم گڈھ۔ مولانا سید سلیمان ندوی کے مقالات کے دو حصے پہلے شائع ہوچکے ہیں۔ یہ حصہ مولانا کے مذہبی مضامین کے لیے مخصوص ہے جن کی تعداد پچیس ہے اور جو مختلف عنوانات پر ہیں۔ ان میں ابتدائی زمانہ سے لے کر آخری عمر تک کے لکھے ہوئے سب چھوٹے بڑے اور اعلیٰ اور ادنیٰ ہر قسم کے مضامین شامل ہیں۔ اس بنا پر ان میں یکسانیت نہیں ہوسکتی۔ لیکن سید صاحب ان اکابر علم وادب میں سے ہیں جن کی وفات کے بعد ان کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ محفوظ رکھا جاتا ہے۔ کیوں کہ بہر حال وہ افادیت سے خالی نہیں ہوتا۔ بعض مضامین جو خاص طور پر اہم ہیں وہ یہ ہیں: علوم القرآن۔ اسماء القرآن۔ مکررات القرآن۔ ارض حرم۔ مسئلہ ارتقاء اور قرآن۔ قرآن مجید پر تاریخی اعتراضات۔ لفظ صلوٰۃ قرآن میں۔ . . . امید ہے ارباب ذوق اور خاص طور پر اسلامیات کے طلبا اور اساتذہ اس کے مطالعہ سے محظوظ وشادکام ہوں گے۔

ہندوستان کی قدیم اسلامی درس گاہیں۔ از مولانا ابوالحسنات ندوی مرحوم ضخامت ١٢٥ صفحات قیمت درج نہیں مطبوعہ دار المصنفین۔ اعظم گڈھ۔ اس عنوان سے کم وبیش پچاس برس پہلے ایک مقالہ معارف میں شائع ہوا تھا۔ ارباب علم میں بہت مقبول ہوا تو سید صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مقدمہ کے ساتھ اسے کتابی صورت میں شائع کر دیا تھا اس کے بعد یہ ناپید ہوگیا۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ اب اسے پھر شائع کر دیا گیا ہے۔ اس میں ایک سو سات عربی کی قدیم درس گاہوں اور ان کے متعلقات کا تذکرہ ہے جس کو جواں مرگ مولف نے بڑی محنت اور کاوش سے مرتب کیا تھا اگرچہ یہ تذکرہ ناقص ہے اور مولف نے متعدد مشہور مدارس تک کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔ علاوہ ازیں